Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۰

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ۔ ۱۴ ہجرت ۱۳۵۱ ہش ۔ ۱۴ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۰۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۳ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب التزام اور توجہ کے ساتھ دُعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اور حضور کے اہل بیت کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور ہمیں حضور کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے ۔

ربوہ ۔ ۱۳ ہجرت ۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن آنکھوں میں موتیا اُتر رہا ہے جس کی وجہ سے نظر کم ہوتی جا رہی ہے ۔ موتیا ابھی پکا نہیں ہے کہ اپریشن ہو سکے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور نظر پورے طور پر بحال ہو جائے ۔ آمین

میرے چچا مکرم محمود احمد صاحب راجپوت کا پچھلے دنوں پتہ کا اپریشن ہوا تھا جو بفضلہ کامیاب رہا تھا اور وہ ہسپتال سے گھر واپس آگئے تھے لیکن اب کچھ ایسی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے کہ انہیں دوبارہ ہسپتال میں داخل ہونا پڑا ہے ۔ ڈاکٹروں نے رائے ظاہر کی ہے کہ انہیں لمبا عرصہ ہسپتال میں ہی زیر علاج رہنا پڑیگا ۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں ۔ جملہ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دُعائیں کریں ۔

(ڈاکٹر فہمیدہ منیر
فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب کے والدِ ماجد اور خوشدامن صاحبہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیہِ رَاجِعُونَ ۰

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے ناظر تعلیم کے والد ماجد محترم صوفی عطا محمد صاحب ۱۲، ۱۳ مئی کی درمیانی شب کو ربوہ میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے اور آپ کی خوشدامن صاحبہ محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت مرزا غلام رسول صاحب ۱۲ مئی کو ایبٹ آباد میں ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون ۔ مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا ۔ ہر دو بزرگوں کی نماز جنازہ آج ادا کی جائے گی ۔ (مفصل خبرانشاء اللہ آئندہ دی جائے گی)

احمدی جماعتوں نے سخت ناموافق ہنگامی حالات کے باوجود مالی قربانی کا نہایت شاندار نمونہ پیش کیا:

صدر انجمن احمدیہ کا ساڑھے سینتیس لاکھ روپیہ کا بجٹ نہ صرف پورا کیا بلکہ تینتیس ہزار روپیہ زائد ادا کر دیا

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے احمدی جماعتوں کے اخلاص پر اظہارِ خوشنودی

ربوہ ۔ ۱۳ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل خطبہ جمعہ میں اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا کہ گذشتہ مالی سال میں (جو ۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء کو ختم ہوا) جنگ اور دیگر حالات سے پیدا شدہ سخت ناموافق ہنگامی صورتِ حال اور اقتصادی مشکلات کے باوجود ملک بھر میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں نے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کے بجٹ کو نہ صرف پورا کیا ۔ بلکہ تینتیس ہزار روپیہ زائد پیش کر کے دین کی راہ میں مالی قربانی کے ایک شاندار نمونہ کا مظاہرہ کیا ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل مسجد اقصیٰ کی نو تعمیر شدہ عظیم الشان اور وسیع و عریض عمارت میں نماز جمعہ سے قبل ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا ۔ خطبہ کے آغاز میں حضور نے سورۃ توبہ کی یہ آیات تلاوت فرمائیں :۔

وَمِنَ الاَعرَابِ مَن یَّتَّخِذُ مَا یُنفِقُ مَغرَمًا وَّیَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَیھِم دَآئِرَۃُ السَّوءِ وَاللّٰہُ سَمِیعٌ عَلِیمٌ ۰ وَمِنَ الاَعرَابِ مَن یُّؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنفِقُ قُرُبٰتٍ عِندَ اللّٰہِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُولِ اَلَآ اِنَّھَا قُربَۃٌ لَّھُم سَیُدخِلُھُمُ اللّٰہُ فِی رَحمَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ۰ (التوبہ ۱۲/۱۱)

اس کے بعد حضور نے بتایا کہ صدر انجمن احمدیہ کا گذشتہ مالی سال ہنگامی نوعیت کا بڑا سخت سال تھا ۔ کارخانے معمول کے مطابق کام نہ کر سکے ۔ تجارت اور زراعت کے حالات بھی غیر یقینی بلکہ درہم برہم رہے ۔ جنگ کی وجہ سے بہت سے لوگ بے گھر ہو گئے اور لاکھوں اس سے متاثر ہوئے ۔ ان حالات کی بناء پر مجھے بہت فکر تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ کس طرح پورا ہو گا ۔ اس فکر کی وجہ سے خاص دُعاؤں کی بھی توفیق ملی ۔ الحمدللہ کہ یہ دُعائیں قبول ہوئیں اور احمدی جماعتوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دکھایا کہ الٰہی سلسلے ٹھہرنا یا پیچھے ہٹنا جانتے ہی نہیں ۔ وہ تو آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں ۔

حضور نے مندرجہ بالا آیات کی پُرمعارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ جب حالات ناموافق ہوتے ہیں تو منافق نہ صرف خود مالی قربانی کو ایک چٹی سمجھتے ہوئے اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ مومنوں کے قلوب میں بھی وساوس پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن مومن ان حالات کو ایک امتحان سمجھتے ہیں اور تنگی ترشی کے حالات میں بھی بشاشت کے ساتھ قربانی پیش کرتے چلے جاتے ہیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب گردش اور ابتلاء کا گرد و غبار ہٹتا ہے تو مومن خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب اپنے آپکو پاتے ہیں اور منافق شیطان کے زیادہ قریب ہو جاتے ہیں ۔

حضور نے بتایا کہ گذشتہ سال صدر انجمن احمدیہ کے محاصل خالص کا بجٹ مشرقی پاکستان کے چندہ اور اراضیات سندھ کی آمد کی کمی منہا کر کے ۳۷،۴۱،۱۷۰ روپے پر مشتمل تھا ۔ احمدی جماعتوں نے سخت ناموافق حالات کے باوجود نہ صرف اس بجٹ کو پورا کیا بلکہ ۳۳،۸۵۸ روپے کی رقم زائد پیش کر دی ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا :۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے مخلص افراد کو اپنے درختِ وجود کی شاخیں قرار دیا ہے ۔ ان شاخوں نے مالی قربانی اور ایثار کا جو خوشکن نمونہ پیش کیا ہے اسے دیکھتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ :۔

اے مسیح محمدی اور مہدی معہود (علیہ السلام) کے درختِ وجود کی شاخو! جو ثمراتِ حسنہ سے لدی ہوئی ہیں ، میرے ربِّ کریم کا تم پر سلام ہو ! (آمین)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

آج کا دن (۲۱ اپریل) اس لحاظ سے بڑا اہم ہے کہ لمبے عرصہ کے بعد اسلسن قانون اور عوام کی حکومت کا سورج طلوع ہوا ہے

ہماری قوم نے اگر دنیا میں عزّت کا مقام حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ وہ صحیح توکّل اور عزم پیدا کرے

احباب دعا کریں کہ ہمارے ملک کے مظلوم اور غریب بھائیوں کے حقوق کی حفاظت کے ضروری سامان میسر آجائیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ شہادت ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ (آل عمران: ۲۷ و ۱۶۰)

اور پھر فرمایا:-

"آج کا دن پاکستان کی زندگی میں ایک بڑی ہی تاریخی اہمیت کا دن ہے۔ ایک لمبے عرصہ کی لاقانونیت کے بعد آج قانون کی حکومت شروع ہوئی اور

عوام کی حکومت

کا سورج طلوع ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پاکستان کو قائم ہوئے قریباً پچیس سال ہونے کو ہیں۔ اس عرصہ میں بڑی ہی تلخیاں نظر آتی ہیں۔ ایک حسّاس دل ان تلخیوں کو ابھی بھولا نہیں۔ خدا کرے کہ ان تلخیوں کے بھلانے اور ان زخموں پر مرہم لگنے کے سامان پیدا ہو جائیں۔

بہرحال یہ زمانہ ایک مذہبی جماعت کی حیثیت میں ہمارے لئے بھی اور ہمارے ان سب بھائیوں کے لئے بھی جنہیں دنیا عوام کہتی ہے اور جن کو غریب سمجھتے ہوئے اور پھٹے ہوئے کپڑوں میں ملبوس دیکھتے ہوئے دھتکار رہی تھی، تلخیوں کا زمانہ تھا۔ اس عرصہ میں اس ساری حسین تعلیم کو جو اسلام نے انسان کو دی اور جسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا میں رائج کرنا چاہتے تھے پس پشت ڈال دیا گیا۔

پس اس وقت گذشتہ پچیس سالہ مختلف حکومتوں کا جو دور ہے، اس میں ان کا کیا کردار رہا۔ اس کا تجزیہ تو نہیں کرنا چاہتا۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ کسی وقت میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ماضی کے حالات کا بھی، حالیہ واقعات کا بھی اور مستقبل کی امیدوں کا بھی تجزیہ کروں گا۔ لیکن ایک بات بڑی واضح ہے۔ اس کا ذکر میں اس وقت کر دینا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ ۱۹۴۷ء میں جو بالغ اور ادھیڑ عمر کی سنجیدہ نسل تھی اُس نے بڑی قربانیاں دیں تب جاکر

پاکستان کا قیام

عمل میں آیا۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نسل کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حکومت کرنے کے قابل نہیں سمجھا گیا۔

اس کے برعکس ایک نسل تو وہ تھی جو تقسیم ملک کے وقت بچے تھے یعنی جو ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے اور دوسری وہ جو اُس وقت جوانی کے ابتدائی دور یعنی ۲۱ اور ۲۵ سال کی درمیانی عمر کے تھے۔ اب ان میں سے جو بچے تھے وہ تو ناسمجھ تھے اور جو ابھی بالغ ہوئے تھے وہ ناتجربہ کار تھے۔ اسلئے حکومت کا انتظام لازماً اُن لوگوں کے سپرد ہوا جو ذرا بڑی عمر کے تھے یعنی ۳۰-۳۵ سال سے اُوپر کے تھے۔ ان میں سے بھی کچھ لوگ بظاہر کم تجربہ کار اور کچھ زیادہ تجربہ کار تھے اور بڑے سنجیدہ تھے اور ایک وقت میں بڑی قربانیاں دینے والے تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اس نسل کو دنیوی لحاظ سے حقیقی طور پر حاکم نہیں بنانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس عرصہ میں ظلم کا ایک چکّر چلتا رہا۔ کسی حکمران نے بعض باتوں میں لوگوں کا کچھ خیال رکھا اور بعض لحاظ سے ظلم روا رکھے۔ کسی نے بعض اور پہلوؤں کا کچھ خیال رکھا اور ساتھ ہی ظلم بھی کرتا رہا۔ ہم کسی کو پورے طور پر بُرا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس دنیا میں کسی کو پورے طور پر بُرا کہہ دینا نہ درست ہے نہ معقول ہے اور نہ مناسب ہی ہے۔ اس لئے گذشتہ دور کی مختلف حکومتیں کُلّی طور پر بُری نہیں کہلائی جاسکتیں لیکن کسی صورت اچھی بھی نہیں کہلائی جاسکتیں۔ کیونکہ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اُن کے بُرے کام اُن کے اچھے کاموں سے زیادہ ہیں۔ ہم بُرے کام کو بُرا اور اچھے کام کو اچھا کہیں گے کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

شراب کی ممانعت

فرمائی مگر ساتھ ہی فرمایا شراب جیسی چیز کو بھی تم کلّیۃً بُرا نہ کہو کیونکہ یہ بھی اپنی ذات میں پورے اور کُلّی طور پر بُری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ (البقرہ: ۲۲۰) فرمایا۔ اس میں گندگی اور گناہ بھی ہے اور لوگوں کے لئے بھلائی کے سامان بھی ہیں۔ دنیوی لحاظ سے ہم بہت ساری چیزوں کی PRESERVATION پری زرویشن یعنی قائم اور محفوظ رکھنے کیلئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ غرض اس سے بہت سے مفید کام لئے جاتے ہیں مگر جہاں تک کسی آدمی کے شراب استعمال کا تعلق ہے اس میں برائیاں زیادہ ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس کا پینا منع کر دیا ہے۔

اس میں دراصل ہمارے لئے ایک اصول قائم کر دیا گیا ہے کہ WHOLE SALE CONDEMNATION (ہول سیل کنڈیمینشن) یعنی خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ چیز کے متعلق یہ کہہ دینا کہ اس میں برائی ہی برائی ہے، یہ اصولاً غلط ہے۔ کسی چیز میں جو برائیاں ہیں وہ چند خاص اور غلط زاویوں سے پیدا ہوتی ہیں اور جو خوبی ہے وہ صحیح زاویہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہر چیز کا

مجموعی جائزہ

لینے اور اُسے چاروں طرف سے دیکھنے کے بعد ہی اُس کی اچھائی یا برائی کا حکم لگانا چاہیئے۔ یہ بھی ایک مستقل مضمون ہے اور بیان کرنے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی دی اور توفیق بخشی تو کسی وقت اسے بھی انشاء اللہ بیان کروں گا۔

بہرحال پچھلے ۲۵ سال میں جن حکومتوں کا دور دورہ رہا، اُن میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں بظاہر برائیاں زیادہ اور خوبیاں کم نظر آتی ہیں۔ وہ اس ملک کے حقیقتاً حاکم نہیں تھے۔ ان کی حکومتوں کا نظام صرف پاکستان کو زندہ اور قائم رکھنے کیلئے تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے علم میں ایک وقت ایسا آنیوالا تھا جب پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر ترقی کی راہوں پر گامزن ہو سکتا۔ چنانچہ اس وقت تک پاکستان کی حفاظت بھی کی گئی اور پاکستان میں تلخی پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی اور اُبھرنے والی نسل کی تربیت بھی کی گئی اور ان کو مستقبل کے متعلق سوچنے پر مجبور بھی کیا گیا۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے پچھلے دور میں جو پاکستانی شہری تھے ان کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک تو ۱۹۴۷ء کے بچے دوسرے ۱۹۴۷ء کے نئے نئے اور ناتجربہ کار نوجوان اور تیسرے ۱۹۴۷ء کے ذرا بڑی عمر کے اور زیادہ بڑی عمر کے لوگ جنہیں تجربہ تو تھا لیکن وہ عملاً قوم کے اندر ترقی کی روح پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

غرض ۱۹۴۷ء میں جو بچہ تھا وہ اس وقت جوان ہو چکا ہے۔ ۲۳، ۲۴ سال کی عمر کا ہو گیا ہے اور جو اُس وقت ۲۵ سال کے لگ بھگ تھے وہ اس وقت ۴۸، ۴۹ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ تناسب دو تہائی سے بھی زیادہ ہیں یعنی جو ۱۹۴۷ء میں بچے تھے اور اب جوان ہو چکے ہیں اور دوسرے جو اُس وقت بالکل ناتجربہ کار نوجوان تھے اور اب ادھیڑ عمر کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ان ہر دو گروہوں کے متعلق خدا کی شان یہ نظر آتی ہے کہ اس

پچیس سالہ دور

میں ان کو حکومت میں کوئی دخل نہیں ملا بلکہ حکومت کی باگ ڈور زیادہ تر ان لوگوں کے ہاتھ میں رہی ہے جو اس وقت پچاس سال سے زیادہ عمر کے ہیں۔ ان میں سے بھی ایک حصہ تو بہت اچھا رہا۔ مگر دوسرا حصہ ملک کی تباہی اور قوم کی ہلاکت کا باعث بنا۔ البتہ اس گروہ کو بھی ہم کلیتہً برا نہیں کہہ سکتے ان میں بعض بڑے اچھے لوگ بھی تھے لیکن خرابی یہ تھی کہ ان کی بات بھی ٹھیک طرح مانی نہیں جاتی تھی کیونکہ ڈکٹیٹرشپ یعنی مارشل لاء کا زمانہ تھا یا پھر COMPROMISE (کامپرومائز) کا زمانہ تھا۔ اس کامپرومائز یعنی سیاسی طور پر باہمی سمجھوتے کی یہ صورت بن جاتی ہے کہ باہمی سمجھوتہ کر لو۔ اپنی بعض اچھی چیزیں چھوڑ دو اور دوسرے کی بُری چیزیں لے لو۔ غرض پچھلے پچیس سالہ دور میں یہی دو خرابیاں کارفرما رہیں۔

بہرحال اس وقت پہلی دفعہ

ایک نیا گروہ

اُبھرا ہے جو دراصل دو گروہوں پر مشتمل ہے جن میں سے پہلا گروہ ۱۹۴۷ء اور کچھ عرصہ بعد میں پیدا ہونے والے بچے ہیں یعنی وہ بچے جو ۱۹۵۰ء تک پیدا ہوئے اور اب وہ ۲۱ اور ۲۴ سال کی درمیانی عمر کے ہو چکے ہیں (اور ۲۱ سال کی عمر میں انہیں اپنی رائے دینے کا حق بھی مل چکا ہے) اور دوسرے وہ لوگ جو تقسیم ملک کے وقت ۲۴، ۲۵ سال کے تھے اور اب ۴۹۔۵۰ سال کے ہو گئے ہیں۔ ان دونوں گروہوں کو اب تک حکومت میں کوئی حصہ نہیں ملا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص تقدیر چل رہی تھی کہ انہیں حکومت میں کوئی حصہ نہ ملے تاہم ان کو جس چیز میں حصہ ملا وہ تھا "سیاست بازی" اور "سیاسی جوڑ توڑ" کو دیکھنا انکا مشاہدہ کرنا اور انکو PERCIEVE (پرسیو) یعنی محسوس کرنا اور پھر اپنے دماغ میں سوچنا کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ اور پھر کسی نتیجہ پر پہنچنا اور اس نتیجہ پر پہنچ کر کسی خاص قسم کے عمل کے لئے تیار ہو جانا۔ یعنی ایک طالب علم جو تربیت حاصل کر رہا تھا جو فراست حاصل کر رہا تھا جو علم حاصل کر رہا تھا جو علم سے نتائج نکال رہا تھا اور جس کے دل میں ایک خواہش اور امنگ پیدا ہو رہی تھی کہ ملک میں ہوتا تو یوں چاہیئے لیکن ہو کچھ اور رہا ہے۔

چنانچہ پچھلے الیکشن پر ملکی آبادی کے اس حصے کو پہلی دفعہ اپنی رائے کے اظہار کا موقع ملا جس میں انہوں نے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ ہمارے ملک کی ہر سیاسی پارٹی کی نظر سے یہ حقیقت اوجھل تھی۔ اس طرف کسی کو خیال ہی نہیں گیا کہ اس الیکشن کا نتیجہ کن لوگوں کے ووٹوں کی اکثریت سے نکلے گا۔ بس وہ اپنے پرانے اندازے لگا رہے تھے اور خود ہی اپنے دل میں فیصلے کر رہے تھے کہ یہ نتیجہ نکلے گا وہ نتیجہ نکلے گا۔

مجھے کسی آدمی نے بتایا ہے واللہ اعلم یہ صحیح ہے یا غلط کیونکہ میرے پاس تو ایسے ذرائع نہیں ہیں کہ میں حکومت کو ملنے والی رپورٹوں کے متعلق یہ کہہ سکوں کہ واقعی ایسی رپورٹ کی گئی تھی تاہم یہ بات مشہور ہے کہ گزشتہ انتخابات سے پہلے پنجاب کے متعلق حکومت کی انٹیلی جنس کی رپورٹ یہ تھی کہ دولتانہ صاحب کو پنجاب سے قومی اسمبلی کی ۲۵۔۲۶ نشستیں ملیں گی۔ جماعت اسلامی کو ۱۳، ۱۴ نشستیں ملیں گی اور پیپلز پارٹی کو ۷، ۸ نشستیں ملیں گی وغیرہ۔ اس طرح انہوں نے پنجاب کی جو کہ غالباً ۸۲ نشستیں ہیں ان کا تجزیہ کیا ہوا تھا۔

جب انتخابات سے شاید ایک دن پہلے کسی نے مجھے یہ بتایا کہ یہ ان کا آخری تجزیہ ہے تو میں نے کہا نہ سیاستدانوں کو کچھ پتہ ہے اور نہ یہ جو حکومت کے کان اور آنکھیں ہیں (یعنی انٹیلی جنس) انہوں نے صحیح اندازہ لگایا ہے۔ دراصل وہ اس حصے یا ان دو گروہوں کو جن کے ووٹوں کی اکثریت تھی اور جنہوں نے اس موقع پر

فیصلہ کن کردار

ادا کرنا تھا۔ بھول گئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھ عطا فرمائی ہے۔ ہمارے مستعد غیر متعصب اور نہایت اچھی تربیت پانیوالے نوجوانوں نے اس موقع پر بڑی سمجھ کے ساتھ کام کئے ہیں۔ وہ ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بات کرنے کے بعد ہر حلقہ انتخاب کے متعلق اپنی ایک رائے بھجواتے تھے اور انہوں نے یہ سلسلہ انتخابات سے کوئی ایک مہینہ پہلے سے شروع کر رکھا تھا۔ مثلاً کسی حلقہ انتخاب میں ۴۰ فیصد آرائیں ہیں یا اپنی برادری کے لحاظ سے اتنے لوگ ہیں یا اتنے ڈاکٹر ہیں یا اتنے محنت کش ہیں۔ اسی نسبت سے وہ ہر ایک سے پوچھتے تھے کہ تمہاری رائے کدھر ہے؟ چنانچہ ہر ایک گروہ کی آراء معلوم کرنے کے بعد وہ ہمیں رپورٹ بھجوا دیتے تھے۔ چنانچہ جہاں حکومت کے کان اور آنکھوں نے یہ رپورٹ کی تھی کہ پیپلز پارٹی کو پنجاب سے قومی اسمبلی میں ۷، ۸ نشستیں ملیں گی وہاں ہمارے نوجوانوں نے جن کو سیاسی تجربہ بھی کوئی نہیں تھا کیونکہ ہم ایک مذہبی جماعت ہیں۔ ہم نے سیاست کی طرف کبھی خیال بھی نہیں کیا۔ ہم تو اپنے نوجوانوں کو بھی یہی کہتے ہیں کہ قرآن پڑھو۔ حدیثیں پڑھو۔ نمازیں پڑھو اور دعائیں کرو اپنے لئے بھی، ملک کے لئے بھی اور سب سے زیادہ غلبہ اسلام کے لئے، اور بداخلاقی میں نہ پڑو۔ مغربیت کا اثر نہ لو وغیرہ۔ غرض ہمارے نوجوانوں کو تو اس قسم کی دینی تربیت دی جاتی ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فراست عطا فرمائی اور مستعدی بخشی تھی اسلئے ان کی

آخری رپورٹ

یہ تھی کہ پیپلز پارٹی کو پنجاب سے قومی اسمبلی میں ۶۲ نشستیں ملیں گی۔ چنانچہ انتخابات میں واقعی انہوں نے ۶۲ نشستیں لیں۔ ایک کی غلطی بھی نہیں ہوئی۔ چنانچہ مجھے کسی نے بتایا کہ خود پیپلز پارٹی کے بعض لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ دنیا میں اندازے ہوا ہی کرتے ہیں لیکن ایک کی بھی غلطی نہ ہو اور جو ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہمارا یہ اندازہ ہے اسی کے مطابق نشستیں مل جائیں بڑی حیران کن بات ہے۔ یہ بات ان کے لئے واقعی حیران کن ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت کے باہر جو نوجوان ہیں جن لوگوں کو اُن کی تربیت کرنی چاہیئے۔ وہ بدقسمتی سے انکی تربیت کا کما حقہ انتظام نہیں کر سکے یا جس طرح اسلام چاہتا ہے کہ انکی تربیت کی جائے۔ یعنی کوئی تعصب نہ ہو اور عقل و سمجھ سے کام لیا جائے۔ اس طرح وہ انکی تربیت نہیں کر پاتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے

کہ نوجوانوں کے اندر بھی تعصب راہ پا جاتا ہے۔ حالانکہ تعصب انسانی دماغ کو خراب اور عقل کو مار دیتا ہے۔

بہرحال جو چیز میں بتا رہا تھا وہ یہ ہے کہ پہلی دفعہ ان دو گروہوں کے ووٹوں نے فیصلہ کرنا تھا۔ ان میں سے ایک وہ گروہ ہے جو ۱۹۴۷ء میں آگے پیچھے پیدا ہوا۔ یعنی اس وقت بچے تھے یا تھوڑے سال بعد پیدا ہوئے اور دوسرا وہ گروہ ہے جو اس زمانے میں

سیاسی بلوغت کی عمر

کو پہنچ رہے تھے۔ یعنی ۲۱ سال کی عمر کو پہنچنے پر ووٹ دینے کا حق مل رہا تھا اور ان دونوں گروہوں کی ۱۹۴۷ء میں بھی بہرحال اکثریت تھی اور چونکہ نسل تو ویسے ہی بڑھ رہی ہے اس لحاظ سے اب بھی اکثریت ہے۔ (آپ خود سوچیں اس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاتا دیر ہو جائے گی) اور ۱۹۴۷ء میں جو لوگ چالیس، پچاس سال سے

زائد عمر کے لوگ

تھے۔ ان کو خدا تعالیٰ نے یہ موقع نہیں دیا کہ وہ پاکستان کو صحیح راہوں پر چلا سکیں۔ البتہ ان کو یہ موقع ضرور دیا گیا کہ وہ پاکستان کو ہلاکت سے بچا سکیں اور پھر آخر میں تو انہوں نے اس موقع کو بھی ضائع کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں ملک کا ایک حصہ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور یہ اس گروہ کی دراصل بڑی ہی ناکامی ہے کہ وہ آدھا پاکستان ہم سے کٹ گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ تو پچھلے پچیس سال کی سیاست کے متعلق ایک بنیادی بات ہے جسے میں نے مختصراً بیان کر دیا ہے پاکستان کی اس اکثریت یعنی ان دو گروہوں نے جو اکثریت میں ہیں اور جو یا تو اس وقت نوجوان ہیں اور یا ۱۹۴۷ء سے نوجوانی اور عملی تجربہ حاصل کرتے ہوئے اب ۵۰ سال کے لگ بھگ ان کی عمر ہے دراصل انہوں نے ہی فیصلہ کیا ہے یعنی یہ ساری شکل جو اب ہمیں نظر آ رہی ہے کہ فلاں پارٹی کی ذہنی طاقت ہے اور فلاں پارٹی کی ذہنی اکثریت اس میں بڑا حصہ ان دونوں گروہوں کا ہے جنہیں پہلی دفعہ اپنی رائے کے اظہار کا موقعہ ملا ہے۔

پس جہاں ہمارے لئے یہ امر انتہائی دُکھ دہ ہے کہ مشرقی پاکستان عارضی طور پر ہم سے جدا ہو گیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ خوشی کا سامان پیدا کر دیا ہے کہ لاقانونیت اور مارشل لاء کا دور ختم ہوا اور قانون اور عوامی حکومت کا دور شروع ہو گیا ہے۔

"عوامی جمہوریہ"

دراصل مشاورت کے اصول پر قائم ہوتی ہے اسلام کا بنیادی اصول بھی یہی ہے کہ باہم مشورہ کے ساتھ حکومت کا نظم و نسق چلانا ہے۔ چنانچہ یہ مسئلہ تو طے ہو گیا ہے اس وقت میں جماعت کو جس امر کے متعلق توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ان کی دعا کرنے کی ذمہ داری ہے جماعت کو اس طرف بھی متوجہ رہنا چاہیئے۔ دراصل جہاں تک مشورہ کا تعلق تھا وہ مجلس لیجسلیچر یعنی منتخب نمائندوں کی اسمبلی (جسے زیادہ تر ان دو لوگوں نے منتخب کیا ہے جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے) قائم ہو گئی مارشل لاء ختم ہو گیا۔ اب انہوں نے سوچنا بھی ہے مشورے بھی کرنے ہیں۔ مشورے تو ہوں گے لیکن دُنیا کا کام محض مشوروں سے کامیابی تک نہیں پہنچتا۔

پس مشورہ کے علاوہ دو اور چیزوں کی ضرورت ہے قرآن کریم کہتا ہے کہ فلاح و کامیابی کے لئے ایک تو عزم اور دوسرے توکّل کی ضرورت ہے اگر کوئی مشورہ عزم پر منتج نہ ہو یعنی اگر لوگ ویسے ہی باتیں بنائیں اور دھواں دھار تقریریں کریں اور پھر منتشر ہو جائیں تو بے کار یعنی مشورہ ہے مشورہ اگر صحیح راہ پر ہے تو اسے نتیجہ خیز بنانے کے لئے عزم کا ہونا ضروری ہے ورنہ کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور عزم کے کامیاب ہونے کے لئے توکّل ضروری ہے جس کے بغیر کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔

پس مجلس مشاورت یعنی لیجسلیچر کے سامان تو پیدا ہو گئے۔ لیکن اگر ہمارے ملک اور ہماری قوم نے ترقی کرنی ہے اور دُنیا میں عزت کا کوئی مقام حاصل کرنا ہے تو اس کے لئے از بس ضروری ہے کہ مشاورت یعنی لیجسلیچر کے مشوروں کے بعد صحیح عزم اور صحیح توکّل پیدا ہو۔ اسی کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔

عزم کے دو معنے

ہیں۔ ایک پختہ ارادہ کرنے کے یعنی اپنے دل میں یہ عہد کر لینا کہ میں یہ کام ضرور کروں گا اس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ جو پختہ ارادہ کیا گیا ہے اس پر سنجیدگی کے ساتھ اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ عمل کرنا۔ غرض یہ ہر دو قسم کا مفہوم عزم کے معنوں کے اندر شامل ہے۔ اور پختہ ارادہ جس پر سنجیدگی اور پوری صحت اور طاقت سے عمل کیا جائے اس کو عربی زبان میں "عزم" کہتے ہیں۔

پس موجودہ لیجسلیچر نے جو فیصلے کئے ہیں ان کی حیثیت زیادہ سے زیادہ پختہ ارادہ کی ہے یعنی ایک خاص معاملہ کے متعلق فیصلہ ہو گیا لیکن عزم کا جو دوسرا بنیادی اور اہم حصہ ہے یعنی پوری سنجیدگی کے ساتھ اور ساری طاقت کے ساتھ اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنا کر نیک نتائج تک پہنچا دینا، یہ لیجسلیچر یعنی مقننہ کا کام نہیں ہے یہ انتظامیہ یعنی حکومت کا کام ہے مثلاً اب ان حالات میں یہ صدر بھٹو کا کام ہے یہ اُن کے وزراء کا کام ہے یہ اُن کے مشیروں کا کام ہے۔ یہ صوبوں کے گورنروں کا کام ہے یا اُن کے وزراء کا کام ہے۔ غرض لیجسلیچر کے فیصلوں پر عمل درآمد کرانا لیجسلیچر سے باہر، حکومت کا کام ہے۔

پس مرکزی لیجسلیچر نے فیصلہ کر لیا ہے اور یہ عزم کا ایک حصہ ہے کہ پختہ عزم کر لیا کہ ہم نے یوں کرنا ہے لیکن اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانا اور پوری ہمت اور کوشش سے کامیاب کرنا یہ عزم کا دوسرا حصہ ہے جس کا تعلق ایگزیکٹو سے ہے یعنی موجودہ شکل میں صدر مملکت اور ان کے وزراء یا حکومت کی دوسری مشینری یعنی کل پرزے جو ہیں یہ اُن کا کام ہے۔

جہاں تک

انتظامیہ کی کارکردگی

کا تعلق ہے اس میں دو برائیاں پیدا ہو سکتی ہیں جن سے بچنے کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو ان سے محفوظ رکھے۔ ایک برائی یہ پیدا ہو سکتی ہے جو عزم کا عملی حصہ ہے یعنی پختہ ارادہ کو پوری سنجیدگی اور ساری طاقت کے ساتھ عملی جامہ پہنانا اس میں کوئی کمزوری نہ پیدا ہو جائے۔ مثلاً ہماری لیجسلیچر یعنی مقننہ نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے متعلق یہ سمجھ لیا جائے کہ بس فیصلہ ہو گیا ہے۔ اب اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ عزم کے اس عملی حصے کی طرف جب پوری سنجیدگی کے ساتھ اور پورے طور پر توجہ نہیں دی جاتی تو اس میں ایک بنیادی نقص پیدا ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے دل کا ارادہ ناکام ہو جاتا ہے کیونکہ کوئی بھی دلی ارادہ اس وقت تک نتیجہ خیز نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ حسن عمل نہ ہو۔

عزم کے عملی حصے میں دوسری خرابی یہ پیدا ہو سکتی ہے کہ مثلاً انسان کسی کام کے متعلق یہ پختہ ارادہ کرتا ہے کہ میں نے یہ کام کر کے چھوڑنا ہے۔ میں اس کے لئے توجہ بھی دوں گا میرے پاس اس کی تکمیل کے لئے بڑے سامان موجود ہیں۔ غرض وہ اپنے دل میں کہتا ہے میں یہ کروں گا میں وہ کروں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خانہ خالی رہ جاتا ہے۔ حالانکہ

انسانی عزم کی کامیابی

کے لئے اللہ تعالیٰ پر توکّل بھی بڑا ضروری ہے۔ انسان جب بھی کسی کام کا عزم کرے تو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنی طاقت یا اپنے علم یا اپنی خواہش یا اپنے بلند ارادے یا اپنے سامانوں پر بھروسہ نہ کرے بلکہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے محض خدا تعالیٰ اور اس کی صفات پر توکّل رکھے اور اس کی طاقتوں پر تکیہ کرے۔ اگر کوئی آدمی ایسا نہیں کرتا تو شیطان اس کے ارادوں کو ناکام بنا دیتا ہے۔

پس عزم کے عملی پہلوؤں میں ایک تو کوئی کمزوری نہیں آنی چاہیئے۔ یعنی نہ سنجیدگی سے کام کرنے کے لحاظ سے کمزوری پیدا ہو اور نہ پوری طاقت کے استعمال میں کمزوری پیدا ہو۔ کیونکہ "ادھی پچدھی" طاقت خرچ کر دینے سے کوئی کام پورا نہیں ہو سکتا۔ دوسرے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہم اپنی قوت بازو سے اپنے ارادوں کو کامیاب بنا دیں گے۔ ہمارے ارادے خواہ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ ہماری نیتیں خواہ کتنی ہی نیک کیوں نہ ہوں اگر اس ارادے یا نیت نے اللہ تعالیٰ کے دامن کو نہیں تھاما اور اسے مضبوطی کے ساتھ نہیں پکڑا تو پھر کامیابی ممکن نہیں۔

پس جماعت کو یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے ہمارے وہ مظلوم، غریب اور مستحق بھائی جن کے حقوق کی ادائیگی کے سامان پیدا ہونے کا امکان ہمیں اُس سیاست پر نظر آ رہا ہے۔ ان کے

حقوق کی حفاظت

کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ میسر آ جائیں یعنی مشاورت کے بعد صحیح عزم کا ہونا پھر عزم کے دونوں پہلوؤں کا پایا جانا۔ پھر عزم یعنی پختہ ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تکبر اور غرور کا پیدا نہ ہونا یعنی اپنے نفس پر، یا اپنی فراست پر یا اپنے علم پر یا اپنے تجربہ پر یا اپنی استطاعت پر یا اپنی دولت پر بھروسہ اور تکیہ نہ کرنا بلکہ محض اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنا اور یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی کامیابی نصیب ہوتی ہے خدا کرے کہ ہمارے مظلوم بھائیوں کی خاطر ہماری موجودہ حکومت کو یہ سامان میسر آئیں اور خدا کرے کہ ہمارے غریب اور مظلوم بھائیوں کے اندھیروں کے دن حقیقتاً ختم ہو جائیں یہ محض زبانی نعرے نہ ہوں کہ ظلمت دور ہو گئی اور نور آ گیا بلکہ ہر گھر ہی اس نور سے منور ہو جائے اسلام نے ہر انسان کے جو حقوق قائم کئے ہیں خدا کرے ان حقوق کی شمعیں ہر گھر میں روشن ہو جائیں اور ہمارے ملک میں خوشحالی، خوش بختی اور روشنی اور روشن خیالی کے سامان پیدا ہو جائیں اور ہر ایک آدمی کو اپنی ذمہ داریوں کے تقاضے نباہنے کی توفیق ملتی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۸ ۳ ۵

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

یک روزہ چوزے
چوزے لیور کی خوراک رٹیلے
ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ
یک روزہ چوزے نوے فی صد چوزے کر/۲۰۰ روپے سینکڑہ
۳ فی صد زائد ... ۱ یا زائد خرید اری پر ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغ - ۵/ روپے سینکڑہ
(منیجر)

کامیاب اور مجرب دوائیں
کمزور اور سوکھے بچوں کیلئے اکسیر ہیپد لبلب انک ۳/۰
نزلہ زکام کھانسی بخار کے لئے ہیوڈرین ۱/۵۰
چہرے کی چھائیاں داغ غائب فیس لاین ۳/۔
چیچک کے داغ غائب کرنے کی اکسیر دوا - وارس کیور ۳/۔
معدہ کی تمام تکالیف اور گیس کے لئے ڈائجسٹیم ۱/۵۰
تمام نسوانی امراض کے لئے اکسیر فیملی ٹانک ۴/۵۰
لیکوریا کے لئے مجرب نسخہ لیکوری ۳/۔
مردانہ طاقت کیلئے مجرب دوا اسپیشل ڈراپس ۴/۔
فہرست ادویات مفت ڈاک سے منگوائیں ۰۵۰/۱ فنانس
شاہ ہومیو پیتھک سٹورانیڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

درخواست دعا: میرے چھوٹے بھائی سید منیر احمد صاحب خلیل عازم ابوظہبی ہو رہے ہیں ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سید سجاد احمد۔ ربوہ)

جرمولین نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور فون نمبر ۶۹۰۶
قیمت: ایک روپیہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (منیجنگ ایڈیٹر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہو الشافی
حیوانات کا مہلک اپھارہ
اکسیر
کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب۔ غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زائد پر ہر کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک ۵۰/ بذمہ کمپنی۔ تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ فون ۶۱۶

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ عدد گولیاں ۲۰ روپے صابر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۱۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں فٹ بال کے مقابلے

مجلس صحت کے پروگرام کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام فٹ بال کا مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ ربوہ میں رہائش رکھنے والے کھلاڑیوں سے درخواست ہے کہ اس میں شمولیت فرما کر ممنون فرما دیں۔ یہ مقابلہ انشاء اللہ العزیز ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ مئی کو منعقد ہوگا۔

۱۔ اس مقابلہ میں مندرجہ ذیل ٹیمیں شرکت کر سکیں گی۔

ا۔ تعلیمی ادارہ جات یعنی تعلیم الاسلام کالج۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ الکلیۃ الطب۔ الجامعۃ الاحمدیہ

ب۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے مقررہ بلاکس ان بلاکس کی طرف سے ٹیمیں مکرم مہتمم صاحب مقامی کے توسط سے شامل ہوں گی۔

ج۔ ہر وہ پرائیویٹ ٹیم جو اس مقابلہ میں شمولیت کے لئے مجلس صحت سے منظوری حاصل کر لے

۲۔ ربوہ کے انصار بھائیوں کی دو ٹیموں کا علیحدہ مقابلہ کروایا جائے گا۔ یہ ٹیمیں مکرم زعیم اعلیٰ صاحب انصار اللہ ربوہ کے توسط سے شامل ہوں گی۔

۳۔ شمولیت کے لئے چندہ پانچ روپے فی ٹیم ہوگا۔

۴۔ مقابلہ میں شمولیت کے لئے نام دینے مع چندہ کی آخری تاریخ ۱۶ مئی صبح ۸ بجے تک ہوگی۔ البتہ ۱۷ مئی صبح ۸ بجے تک دوگنا چندہ یعنی ۱۰/- روپے ادا کر کے شامل ہو سکیں گے۔ چندہ وغیرہ مکرم عبدالرزاق صاحب پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ سیکرٹری ٹورنامنٹ کے پاس جمع کرانا ہوگا۔

۵۔ ان مقابلوں میں ربوہ کے ساکنین ہی شرکت کر سکیں گے۔

۶۔ ایک کھلاڑی صرف ایک ٹیم ہی کی طرف سے کھیل سکے گا۔

۷۔ ہر میچ پچاس منٹ کا ہوگا البتہ ہار جیت کا فیصلہ نہ ہو سکنے کی صورت میں ۱۰ منٹ زائد وقت دیا جائے گا۔ اگر پھر بھی فیصلہ نہ ہو سکے تو قرعہ اندازی سے فیصلہ ہوگا۔

۸۔ ریفری کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔

۹۔ ٹیموں کی جوڑیوں کا فیصلہ قرعہ اندازی سے ہوگا۔ اس کی تفصیل مکرم عبدالرزاق صاحب پی ٹی آئی سیکرٹری ٹورنامنٹ سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ چندہ بھی انہیں کے پاس جمع کروایا جائے۔

۱۰۔ کسی کھلاڑی کو ننگے پاؤں کھیلنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۱۱۔ جو ٹیم میچ کے مقرر کردہ وقت گراؤنڈ میں پہنچنے میں ۵ منٹ دیر کر دے منتظمین کو اسے مقابلہ سے خارج کرنے کا حق ہوگا۔

مقام مقابلہ۔ جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ۔

(کنوینر مجلس صحت ربوہ)

مجلس صحت کے پروگرام کے تحت
آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ شروع ہو گیا

مورخہ ۱۲ مئی کو شام پانچ بجے آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ شروع ہوا جو تین دن جاری رہے گا۔ پہلے روز ۲ میچ کھیلے گئے۔ پہلے میچ میں فرقان کلب اور ٹی آئی ہائی سکول کے درمیان ہوا جس میں فرقان کلب ۳۶ پوائنٹ کے مقابلہ میں ۹۴ پوائنٹ سے جیت گئی۔ دوسرے میچ میں ٹی آئی کالج ڈگری ٹیم نے فرینڈز کلب کو ۲۵ کے مقابلہ میں ۵۴ پوائنٹ سے ہرا دیا۔ اس ٹورنامنٹ میں کل ۸ ٹیمیں شریک ہو رہی ہیں۔ اور لیگ سسٹم پر میچ کھیلے جا رہے ہیں

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ یہ ٹورنامنٹ تعلیم الاسلام کالج کی کورٹس میں ہو رہے ہیں۔

(محمد اسلم شاد۔ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست دعا

میرے بزرگ محترم عبدالواحد خان صاحب ایم ایس سی پنشنر چک ۳۶ ج ب آنکھ کے اپریشن کے لئے لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب سلسلہ سے اپریشن کے کامیاب ہونے اور کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (غلام احمد میاں سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار لائل پور)

مکان برائے فروخت

نہایت پختہ۔ خوبصورت مکان واقع محلہ دارالنصر ربوہ مع تین بیڈ روم، ڈرائنگ روم برآمدہ۔ کچن۔ ایچ۔ باتھ فلش سسٹم۔ پانی ٹیوب ویل سسٹم۔ چپس کا فرش۔ نقد رقم پیشگی اور بقایا رقم اقساط کی صورت میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ خواہش مند پرنسپل صاحب طبیہ کالج ربوہ سے رابطہ پیدا کریں۔

انسپکٹران کی فوری ضرورت

نظارت بیت المال (آمد) میں دو انسپکٹران کی فوری ضرورت ہے۔ جو میٹرک پاس ہوں۔ حساب کتاب سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ دینی معلومات رکھتے ہوں اور انہیں خدمت دین کا شوق ہو۔ عمر ۳۰ اور ۳۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ ابتدائی تنخواہ ۹۰/- روپیہ ماہانہ۔ خواہش مند احباب درخواست امیر صاحب یا صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ نظارت بیت المال آمد میں ۲۵ مئی تک بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ ۸۴ کتب کا مکمل سیٹ

ملفوظات ۲۳ جلدوں میں

ھدیہ ۲۶۰/- علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: جلد پنجم تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں۔ جو دوبارہ چھپ رہی ہیں طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی۔ ملنے کا پتہ:۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۲۸۱

پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کیلئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے۔ احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت ویزا اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔

ملک عبدالحفیظ

مینجر احمد برادرز جی ایس اے۔ پی آئی اے۔ ربوہ فون ۵۵۵

اوورسیئر کی فوری ضرورت

جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل کی تعمیر کے کام کے لئے فوری طور پر ایک سمجھدار اور محنتی انجنیئر یا اوورسیئر کی ضرورت ہے۔ جو دوست خواہش مند ہوں خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید پوسٹ کر دیا گیا

مئی کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے تمام خریداران کو مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔

اگر پرچے کا چندہ آپ کی طرف واجب الادا ہے تو مہربانی کر کے ہم سے تعاون فرما دیں اور چندے کی تجدید کر لیں۔ پرچہ کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے اگر آپ دو چار سال کا چندہ اکٹھا ہی ادا کر دیں تو آپ کو بھی سہولت ہوگی اور دفتر کو بھی۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

ماہنامہ الفرقان ربوہ
کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے"

سالانہ چندہ صرف ۵/- روپے ہے۔ (مینیجر)